Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ ۔ عسیٰ أن یبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۷۱ / ۳۶ | ہفتہ ۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ، ۱۷ شہادت ۱۳۶۱ ہش، ۱۷ اپریل ۱۹۸۲ء | نمبر ۸۴

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۵ شہادت / اپریل۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ "طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے"۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمارے محبوب آقا ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور آپ کو روح القدس کی تائیدات سے سدا نوازتا چلا جائے۔ آمین ؛

تریسٹھویں مجلسِ مشاورت سے سیدنا حضور ایدہ اللہ کا اختتامی خطاب

ہر انسان سے اتنی محبت کرو کہ شاید یہ سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں

اپنے عمل سے یہ ثابت کرو کہ تم سے زیادہ خدا تعالیٰ کا اور کوئی فدائی نہیں

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پُرسوز دعا کے ساتھ مشاورت کا اختتام فرمایا

نویں اور آخری قسط:

سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعتِ احمدیہ کی تریسٹھویں مجلس مشاورت کے آخری روز ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء کو اپنا پُر معارف اختتامی خطاب جاری رکھتے ہوئے تربیت اولاد کے مسئلے پر نہایت احسن رنگ میں روشنی ڈالی۔ حضور نے فرمایا بچوں کی پرورش کے ساتھ ساتھ ان کی تربیت بھی ضروری ہے۔ ماں کی بھی ذمہ داری ہے اور باپ کی بھی ذمہ داری ہے کہ وہ ان کی تربیت کریں۔ اور اس کے ساتھ یہ عقل بھی ہونی چاہیئے کہ ماں اور باپ تدبیر کے ساتھ ساتھ خدا تعالیٰ کی طرف بھی رجوع کریں۔ دعا کے بغیر بچوں کی تربیت کا حق ادا نہیں کیا جا سکتا۔ حضور نے فرمایا اپنے بچوں کو اپنا دوست سمجھیں ان سے بلا تکلف باتیں کریں۔ اگر بچہ بے تکلف نہیں ہوگا تو باپ کی تربیت کا صحیح اثر قبول نہیں کر سکے گا۔ حضور نے ایک واقعہ سنایا کہ ایک دفعہ ایک عرب بچہ گندی سوسائٹی میں پڑ گیا باپ نے سمجھایا کہ اچھے دوستوں کے ساتھ رہو۔ بیٹے نے پوچھا اچھا دوست کیسا ہوتا ہے۔ باپ نے اسے عملی سبق دینے کی ٹھانی اور ایک دن رات کے وقت وہ اپنے بیٹے کو لے کر اپنے ایک دوست کے پاس گیا اور اس کا دروازہ کھٹکھٹایا۔ جواب میں کافی دیر گذر گئی اور باپ کا دوست باہر نہ نکلا۔ بیٹے نے کہا یہ آپ کا دوست ہے کہ دروازہ بھی نہیں کھولتا۔ کافی دیر کے بعد دروازہ کھلا تو باپ کا دوست زرہ بکتر پہنے ایک ہاتھ میں تلوار اور دوسرے ہاتھ میں ایک تھیلی لئے ہوئے باہر آیا اور کہنے لگا کہ تم جو اتنی رات گئے آئے ہو تو میں نے سوچا کہ یا تو تمہیں میری جان کی ضرورت ہے اس لئے میں زرہ بکتر پہن کر اور تلوار لے کر آیا ہوں، چلو کہاں چلنا ہے۔ پھر میں نے سوچا کہ شاید تمہیں میرے پیسے کی ضرورت ہے اس لئے میں یہ تھیلی روپوں کی بھر کر لایا ہوں، جہاں تمہیں ضرورت ہے استعمال کرو۔ باپ نے کہا نہ تمہاری جان کی ضرورت ہے نہ تمہارے مال کی۔ مجھے تو بیٹے کی اصلاح کی ضرورت تھی وہ تمہارا نمونہ دیکھ کر ہو گئی۔ حضور نے فرمایا اس طرح اپنے بچوں سے بے تکلف رہو۔ کبھی بھی بچوں کے سامنے کوئی بُرا کلمہ منہ سے نہ نکالو۔

حضور نے فرمایا ہر شخص سے محبت کرو۔ جو تم کو اپنا دشمن سمجھتے ہیں (ہم تو کسی کے دشمن نہیں) ان سے بھی پیار کرو اور اتنا پیار کرو کہ شاید یہ سوئے ہوئے لوگ جاگ جائیں اور حیران ہو جائیں کہ یہ کیا ہو گیا کہ جن کو ہم اتنا دشمن سمجھتے تھے وہ تو ہم سے اتنا پیار کرتے ہیں۔ اپنے عمل سے یہ ثابت کرو کہ تم سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا فدائی اور کوئی نہیں۔ دل کا بدلنا تو اللہ کے ہاتھ میں ہے۔ آنکھ تو صداقت کو اُس وقت تک نہیں دیکھ سکتی جب تک اس کے پاس نورِ فراست اور دولتِ الہام نہ ہو۔ ہم نے تو خدا تعالیٰ کے احکامات کی اطاعت کرنی ہے اور خدا تعالیٰ نے یہ کہا ہے کہ یہ میرے بندے ہیں ان سے پیار کرتے چلے جاؤ۔ خدا تعالیٰ نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ حکم دیا اور نبی کریم

(باقی صفحہ ۸ پر)

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی عام صحت اچھی ہے تاہم کمزوری کا اثر ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ موصوفہ مدظلہا کو صحتِ کامل عطا کرے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین ؛

خدام الاحمدیہ کی سالانہ مرکزی تربیتی کلاس

۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء

خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی ۲۸ ویں سالانہ تربیتی کلاس انشاء اللہ ۲۳ اپریل تا ۶ مئی ۱۹۸۲ء ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ حضور ایدہ اللہ کا ارشاد ہے کہ

"بلا استثناء تمام مجالس خدام الاحمدیہ کی نمائندگی اس میں لازمی ہے"۔

قائدین مجالس و اضلاع، امرائے کرام، مربیان و معلمین حضرات سے درخواست ہے کہ تربیتی کلاس میں شمولیت کے لیے خصوصی مساعی فرما کر ہر مجلس سے کم از کم ایک نمائندہ ضرور مرکز میں بھجوائیں۔ فجزاکم اللہ۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سعیٔ مقبول بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

(مہتمم تربیت مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رب زدنی علماً

علمی نشست

مورخہ ۱۸ اپریل بروز اتوار ۵ بجے شام لائبریری ایوان محمود میں ایک علمی نشست کا اہتمام کیا جا رہا ہے جس میں مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر بعنوان "کولمبیا کانفرنس (شکاگو) اور جنگِ مقدس (لاہور)" ایک مضمون پڑھیں گے۔ احباب کی خدمت میں شمولیت کی درخواست ہے۔

مہتمم اصلاح و ارشاد

(مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

• کیا آپ چندہ عام • حصہ آمد • چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟ ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبدالحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

۲۱ جمادی الثانی ۱۴۰۲ھ

۱۷ شہادت ۱۳۶۱ ہش

اللہ تعالیٰ کا خاص فضل و احسان اور ہمارا فرض

ہم پر احمدی ہونے کی حیثیت میں اللہ تعالیٰ کا یہ خاص فضل اور احسان ہے کہ وہ ہماری دعائیں سنتا، انہیں قبول کرتا اور ان کی قبولیت کی بشارتوں سے نوازتا ہے۔ یہ اُس دین حق کی برکت ہے جس کی معرفت اور جس پر زندہ اور حقیقی ایمان ہمیں سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ذریعہ حاصل ہوا ہے۔ اس زندہ اور حقیقی ایمان کے طیب و شیریں ثمرات سے ہم مسلسل متمتع اور بہرہ ور ہوتے چلے آرہے ہیں فالحمد للہ اولاً واخراً وظاھراً وباطناً اسلمنا لہ ھو مولٰنا فی الدنیا والاٰخرۃ نعم المولیٰ ونعم النصیر۔

یہ سب نعمت اور برکت اسی دین حق کی ہے جس کی لازوال و بے مثال تعلیم پر عمل پیرا ہونے سے رؤیت باری اور لقاءِ الٰہی کا عظیم الشان انعام ایک حقیقی مومن کو ملتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم عاجزوں اور دنیا کے دھتکارے ہوؤں کی خاطر اپنی صفات کے جلوے ظاہر کر کے اپنے قادر مطلق، ارحم الراحمین اور صادق الوعد ہونے کا مسلسل ثبوت دیتا چلا آرہا ہے اور پھر جماعت میں بکثرت ایسے لوگ ہمیشہ موجود رہے ہیں اور ہیں جنہیں اس نے لقاءِ الٰہی کے مستقل شرف سے مشرف فرمایا ہے۔ ایسے نفوس صافیہ کے فیوض و برکات سے صرف یہی نہیں بلکہ ایک دنیا فیض یاب ہو رہی ہے۔ یہی تو اس دین حق کی کل ادیان پر فضیلت کا درخشندہ و تابندہ ثبوت ہے۔ چنانچہ سیدنا حضرت مصلح موعود دین حق کی اس لازوال فضیلت کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"درحقیقت لقاء ایک روحانی مقام ہے جو اسلام پر چلنے والوں کو حاصل ہوتا ہے۔ رؤیت کے معنی تو صرف اتنے ہوتے ہیں کہ خدا تعالیٰ کا جلوہ دیکھ لیتا جو ایک عارضی چیز ہے لیکن لقاء کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ خدا اس کا ہو جائے اور یہ ایک مستقل مقام کا نام ہے۔ اس لئے صوفیاء کی اصطلاح کے مطابق رؤیت حال ہے اور لقاء ایک مستقل مقام ہے۔ اور یہی ایک چیز ہے جو اسلام اور دوسرے مذاہب میں مابہ الامتیاز ہے۔ دوسرے مذاہب اپنے پیروؤں سے اللہ تعالیٰ کے وصال کا صرف وعدہ کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ وصال قیامت کے دن ہوگا مگر قرآن کریم اس نظریہ کو رد کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ لقاءِ الٰہی کا مرتبہ اسی دنیا میں انسان کو حاصل ہو سکتا ہے بلکہ وہ اس پر اتنا زور دیتا ہے کہ فرماتا ہے مَنْ كَانَ فِي هٰذِهٖٓ اَعْمٰى فَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ اَعْمٰى وَاَضَلُّ سَبِيْلًا (بنی اسرائیل ع ۸) یعنی جو شخص اس دنیا میں خدا تعالیٰ کا عرفان نہیں رکھتا اور اس کو اپنے دل کی آنکھوں سے نہیں دیکھتا وہ آخرت میں بھی اسے نہیں دیکھ سکے گا اور وہ سب سے بڑھ کر بھٹکا ہوا ہوگا۔۔۔۔

اسی طرح (اللہ تعالیٰ) قرآن کریم میں لقائے الٰہی کی اہمیت پر زور دیتے ہوئے فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يَرْجُوْنَ لِقَآءَنَا وَرَضُوْا بِالْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَاطْمَاَنُّوْا بِهَا وَالَّذِيْنَ هُمْ عَنْ اٰيٰتِنَا غٰفِلُوْنَ اُولٰٓئِكَ مَاْوٰىهُمُ النَّارُ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ (یونس ع ۱) یعنی وہ لوگ جو ہم سے ملنے کی تڑپ اپنے دلوں میں نہیں رکھتے۔ اور دنیا پر ہی راضی ہو کر بیٹھ گئے ہیں اور اس پر انکو اطمینان اور سکون حاصل ہو گیا ہے۔ اور وہ لوگ جو ہمارے نشانوں سے غافل ہیں ان کا ٹھکانہ ان کے اعمال کے سبب سے جہنم ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلام لقاءِ الٰہی کو روحانیت کی جان اور اسلام کا مغز قرار دیتا ہے اور فرماتا ہے کہ جو لوگ اس کا انکار کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ اب لقاءِ الٰہی کا دروازہ بند ہو چکا ہے انہیں ہم سزا دیں گے۔"

(تفسیر کبیر جلد پنجم حصہ دوم ص ۶۲، ۶۳)

الغرض سیدنا حضرت اقدس نے ہمیں جس لازوال و بے مثال اور ہمیشہ ہمیش قائم رہنے والے دین کی حقیقی معرفت عطا فرمائی ہے۔ اور اس پر کما حقہ عمل پیرا ہونے کے نتیجہ میں اس کے طیب و شیریں ثمرات سے متمتع ہونے کا ہمارے لئے دروازہ کھولا ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اس پر خدا تعالیٰ کا دائمی شکر بجا لاتے رہیں اور شکر یہی ہے کہ ہم اس دین حق پر حسب استعداد عمل پیرا ہونے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں۔ تا اسی دنیا میں رویت باری اور لقاءِ الٰہی کی نعمتیں ہمیں حاصل ہوں اور ہمیشہ حاصل رہیں اور تا ایسے نفوس صافیہ ہم میں بکثرت پیدا ہوتے رہیں جو تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ۔ کے مصداق ہوں اور جنہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے مسلسل بشارتیں ملتی چلی جائیں اور یہ دنیا اپنی تمام تر مشکلات اور نامساعد حالات کے باوجود ہمارے لئے ہمیشہ ہی جنت بنی رہے۔

کونین میں منبع نور و ہدیٰ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

مقصد اس عالم ہستی کا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہر شے میں جہاں کی جلوہ نما ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
کلمہ ہر مردِ مسلماں کا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہر مشکل کی ہر دُکھ کی دوا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
اس دور میں "دین کے ناصر" کی جانب سے برائے حمد و ثنا
جس ورد کا ہے ارشاد ہوا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
دھرتی کی ہر اک شے شاہد ہے افلاک بھی دیتے ہیں یہ پتہ
اس عالم کون و مکاں کی بنا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ان لامحدود فضاؤں میں جتنے بھی ہیں مہر و مہ و انجم
سب کی ہر آن پکار و دعا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
دریاؤں کی اٹھلاتی لہریں ساحل سے عبث نہیں ٹکراتیں
ہر لہر کی تسبیح اور ثنا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہر پھول کا غنچہ و گلشن کا ہر قلزم و کوہ و بیاباں کا
پیغام تمام اہل صفا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
پتھر نہ شجر نے شمس و قمر نے انجم و انس و جن و ملک
دنیا میں بشر کا عقدہ کشا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
قرآن ہے رشک شمس و قمر تفصیل جہان خشک و تر
اجمال اس کا لیکن بخدا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
انساں کی فراست و دانش سے یہ راز نہاں نہیں رہ سکتا
کونین میں منبع نور و ہدیٰ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
جو نور بھی خالق نور بھی ہے اور جلوۂ ایمن و طور بھی ہے
کوئی نہیں خالق جس کے سوا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ممکن ہی نہیں پھر یہ کہ کبھی شیطاں تجھے شرک پہ اکسائے
گر تیری زباں پر صبح و مسا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
حیوان پرند و چرند کا رب انسان کی شہ رگ سے اقرب
فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ وَاَيْنَمَا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
ہر شے کھانے اور پینے کی ہے جسم کے نشو و نما کے لئے
انسان کی روح و جاں کی غذا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ
برحق تھے رسول سبھی لیکن کلمہ یہ کسی کو بھی نہ ملا
اک امتِ احمد کا طغرا ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

محمد صدیق امرتسری
مبلغ انڈونیشیا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نوبل انعام یافتہ پاکستانی سائنسدان

پروفیسر عبدالسلام پر ایک کتاب

مکرم پروفیسر محمد اکرام الحق صاحب

کتاب کا نام :- عبدالسلام
ایک مسلمان ملک سے نوبل انعام حاصل کرنے والا سائنسدان۔
حالاتِ زندگی کا خاکہ
مصنف : ڈاکٹر عبدالغنی
مطبوعہ :- معارف پرنٹرز لمیٹڈ کراچی
وضع :- مجلد۔ سبز گرد پوش — ۲۳۴ چھپے ہوئے صفحات۔ آرٹ پیپر
قیمت :- ایک سو روپیہ (پاکستان) ۱۲ ڈالر بیرون ملک)

ڈاکٹر عبدالغنی نے جو خود بھی ملک میں اور بیرون ملک طبعیات کے میدان میں سائنسدان کی حیثیت سے قابلِ احترام مقام رکھتے ہیں، ہمارے ملک کے مایہ ناز ۱۹۷۹ کے طبعیات کے نوبل انعام حاصل کرنے والے سائنسدان پروفیسر عبدالسلام کے حالاتِ زندگی۔ تحقیقات اور تصنیفات پر ایک عالمانہ، مستند اور پُرکشش کتاب لکھ کر بہت بڑی قومی خدمت انجام دی ہے۔ یوں تو ۵۶ برس کی عمر میں ہی پروفیسر عبدالسلام نے طبیعیات کے شعبے میں اپنی خداداد صلاحیتوں کو بروئے کار لاکر اتنی نئی دریافتیں کی ہیں جن کے دور رس نتائج کا احاطہ اس مرحلے پر کرنا بہت مشکل ہے۔ اسی لئے مستقبل میں سلام کی زندگی اور کارہائے نمایاں پر یقیناً بہت سی کتابیں لکھی جائیں گی، —— لیکن ڈاکٹر غنی کی یہ جامع کتاب اپنی منفرد حیثیت برقرار رکھے گی کیونکہ اس میں پروفیسر سلام کے وسیع و عریض اعزازات کا مارچ پاسٹ ہی نہیں بلکہ ان کی تحقیقات شخصیت اور افکار کا ایسا منظر پیش کیا گیا ہے جس سے قاری ان کی ذات سے مبہوت ہو کر رہ جانے کی بجائے انہیں اپنے قریب تر پاتا ہے۔ کتاب کے شروع میں مصنف نے کتاب کے لکھنے کے دو محرکات کی نشاندہی کی ہے ایک تو اسلامی دنیا میں احیائے سائنس کے لئے راہ ہموار کرنا اور دوسرے سلام کی سائنسی عظمت کو اس طرح اُجاگر کرنا کہ ہمارے ملک میں خاص طور پر اور پسماندہ ممالک میں بالعموم نئی نسل میں سائنسی علم حاصل کرنے اور اعلےٰ کارکردگی کا مظاہرہ کرنے کے لئے جوش و ولولہ بھرپور انداز میں پیدا ہو، سلام کو ایک سائنسدان مفکر، تیسری دنیا کے عظیم الشان دانشور اور میدانِ عمل کے لیڈر کی حیثیت میں مؤثر انداز میں اُجاگر کرکے ڈاکٹر غنی نے اپنے مقصد کے حصول کیلئے قابلِ ستائش کوشش کی ہے ہمارے ملک میں جہاں مصنف گنے چُنے ہیں بہت سے ناشر بھی حرص و ہوا کے تابع ہیں اور پڑھنے والوں کی تعداد کم ہونے کی وجہ سے مالی منفعت بھی کم ہے ایسی کتاب کا چھپنا بھی خوش آئند ہے۔

کتاب کو دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے، پہلے حصے میں سلام کی زندگی اور تحقیقی سرگرمیوں کا اجمالی جائزہ پیش کیا گیا ہے جبکہ دوسرے حصے میں چند نادر خطوط، پروفیسر سلام کے جدید ترین مقالے اور خطبات، اہم حوالے اور رپورٹیں ہیں جن سے قاری پروفیسر سلام کے ساتھ براہِ راست رابطہ قائم کرسکتا ہے، ہر پڑھے لکھے پاکستانی کو پروفیسر سلام کے کمالات کا دھندلا سا اندازہ تو ہے لیکن مصنف نے ہر کامیابی کا تفصیلی پس منظر ایک محقق کی نظر سے پیش کیا ہے اس کتاب میں ضلع ساہیوال میں ۱۹۲۶ء میں پیدائش کے بعد ضلع جھنگ میں طالب علمی کے زمانے کے آغاز سے آج تک پروفیسر سلام کی کامیابیوں کا خاکہ یوں مرتب ہوتا ہے۔ میٹرک سے ایم۔اے (۱۹۴۶ء - ۱۹۴۰ء) تک کے پنجاب یونیورسٹی کے تمام امتحانات میں اوّل پوزیشن اور نئے ریکارڈ، کیمبرج یونیورسٹی سے رینگلر اور ڈاکٹریٹ، گورنمنٹ کالج لاہور میں ۱۹۵۱ء سے ۱۹۵۴ء تک ۲۵ سال کی عمر میں ریاضی کے پروفیسر کی حیثیت سے قیام —

۱۹۷۵ء میں امپیریل کالج لندن میں ۲۰ سال کی عمر میں پروفیسر کے اعلیٰ عہدے پر تقرری ۱۹۵۹ء میں ۳۳ سال کی عمر میں لندن کی رائل سوسائٹی کی فیلو شپ بین الاقوامی سائنسی اور تحقیقی رسائل میں ۲۰۰ مقالات کی اشاعت ۱۴ نامور یونیورسٹیوں سے سائنس میں ڈاکٹریٹ کی اعزازی ڈگریاں ۱۹ بین الاقوامی سائنسی انعامات اور ایوارڈ کا حصول دنیا کی پندرہ بلند مرتبہ سائنسی اکادمیوں اور سوسائٹیوں (جن میں امریکہ اور روس کی اکادمیاں بھی شامل ہیں) کی فیلو شپ ۱۹۶۱ء سے ۱۹۷۴ء تک حکومت پاکستان کے اعلیٰ سائنسی مشیر کے عہدے پر تقرری ٹریسٹے اٹلی میں اقوامِ متحدہ کی ایٹمی توانائی کی ایجنسی کے قائم کردہ نظریاتی طبیعات کے مرکز کے سربراہ اور بانی کی حیثیت سے ۱۹۶۴ء سے اب تک ذمہ داری اور پھر ۱۹۷۹ء میں طبیعات کا نوبل انعام حاصل کرکے سائنس کی دنیا میں ایک عظیم الشان اور لافانی مرتبہ حاصل کیا۔ غیر جانبدارانہ اور ماہرانہ جائزے سے پتہ چلتا ہے کہ پروفیسر سلام کو ۱۹۵۷ء میں اور ۱۹۷۹ء میں دو بار پہلے اس اعزاز سے محروم رکھا گیا۔ کتاب میں سلام کی زندگی کے مختلف مراحل پر رونما ہونے والے کئی ایک دلچسپ واقعات کو پہلی دفعہ پڑھ کر قاری کو ان گوناگوں مشکلات اور پریشانیوں کا اندازہ ہوتا ہے جن کا تیسری دنیا میں ایک ابھرتے ہوئے عظیم سائنسدان کو عزم و ہمت سے مقابلہ کرنا پڑتا ہے۔ جب سلام گورنمنٹ کالج میں پڑھاتے تھے تو ایک پرنسپل نے ان کی سالانہ کارکردگی کی ۱۹۵۱ء کی رپورٹ میں لکھا "گورنمنٹ کالج کے لئے موزوں نہیں ہیں۔ وہ تحقیق کے لئے بہت اچھے ہو سکتے ہیں لیکن کالج کے اچھے استاد قطعاً نہیں ہیں۔" ایک اور واقعہ قابلِ ذکر ہے اقوامِ متحدہ کے زیرِ اہتمام ایک طبیعات کے تحقیقاتی مرکز کی تجویز پر غور و فکر کرنے کے بعد سلام نے جب پریذیڈنٹ ایوب کو مشورہ دیا کہ وہ حکومت پاکستان کی فراخ دلانہ مالی امداد سے یہ مرکز کراچی میں قائم کرنے کے انتظامات کرائیں تو ایوب کے وزیرِ خزانہ نے انہیں خبردار کیا، جناب پروفیسر سلام دنیا کے سائنسدانوں کے لئے ایک بین الاقوامی معیار کا ہوٹل بنوانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ پاکستان میں نظریاتی طبیعات کا مرکز قائم کرنے کی آڑ میں سلام کی زندگی میں ان تین حادثات کا ذکر بھی دلچسپ ہے۔ جن کی وجہ سے وہ سائنس کے شعبے میں داخل ہونے پر مجبور ہو گئے۔ بی۔اے کے بعد سلام کا ارادہ آئی سی ایس کے مقابلے کے امتحان میں شمولیت کا تھا چونکہ جنگ کی وجہ سے ۱۹۴۴ء میں یہ امتحانات غیر معینہ عرصے کے لئے ملتوی ہو چکے تھے۔ انہوں نے ایم۔اے ریاضیات میں داخلہ اس غرض سے لیا کہ اگر ۱۹۴۶ء تک بھی امتحان نہ ہو سکا تو وہ سائنس کے شعبے کے ساتھ زندگی بھر کے لئے منسلک ہو سکیں۔ جب ۱۹۴۶ء میں بھی یہ امتحان نہ ہوا تو اتفاق سے خضر حیات ٹوانہ کی کوششوں سے بہت چھوٹے زمینداروں کے بچوں کے لئے بیرون ملک تعلیمی وظائف کے لئے سلام کو اس لئے منتخب کر لیا گیا کہ اتفاق سے سلام کے والد کے پاس پنجاب میں تھوڑی سی زرعی زمین اپنے بھائی کی دی ہوئی تھی۔ لیکن تیسرا سب سے دلچسپ حادثہ ستمبر ۱۹۴۶ء میں اس وقت ہوا جب سلام کو اکتوبر میں کیمبرج میں داخلہ تو مل گیا لیکن وہاں وقت پر پہنچنا اس لئے مشکل تھا کہ ہندوستان کی آزادی تیاریوں کی وجہ سے بے شمار انگریز کنبے انگلستان واپس جانے لگ گئے تھے سلام کو بمبئی میں کسی جہاز کی نشست کے اچانک خالی ہونے کا انتظار کرنے کے لئے کہا گیا اتفاق یہ ہوا کہ ۱۹۴۶ء ستمبر کی ۸ تاریخ کو سلام کو جہاز میں ایک سیٹ مل گئی۔ اگر وہ انگلستان اس طرح نہ پہنچ سکتے تو کیمبرج میں داخلے سے محروم ہو جاتے کیونکہ دوسرے طلبا جنہیں یہی وظیفہ دیا گیا۔ انگلستان نہ پہنچنے کی وجہ سے وظیفے کی سہولت اور داخلے سے محروم ہو گئے۔ ان حقائق کو تفصیل میں پڑھنے کے علاوہ پروفیسر سلام کے دو خوبصورت مقالات یقیناً پڑھنے والوں کی توجہ کا مرکز بنیں گے۔ ایک تو پروفیسر عبدالسلام کا نوبل لیکچر ہے جس میں ان کی تحقیقات پر انہوں نے بزبان خود تبصرہ کیا ہے اور دوسرا مقالہ "اسلامی ممالک میں احیائے سائنس" پر ہے یہ مضامین سائنس سے تعلق رکھنے والے اور سائنس کی باریکیوں سے ناآشنا دونوں قسم کے لوگوں کے لئے یکساں دلچسپی کے حامل ہیں۔

پروفیسر سلام کی نظریاتی طبیعات میں معرکۃ الآرا دریافتوں کا عام فہم الفاظ میں احاطہ کرنا بہت مشکل ہے۔ لیکن اس تبصرے کی ڈاکٹر غنی کی تشریحات کی روشنی میں نشاندہی ضرور کی جا سکتی ہے۔ ۱۹۵۶ء میں سلام نے گہری چھان بین سے معلوم کیا کہ قدرت کا توازن اور مناسبت کا مسلمہ اصول ایٹم کے مرکز میں رونما ہونے والے ایک عمل میں قائم نہیں رہتا ہم جانتے ہیں کہ جہاں دایاں ہاتھ ہے وہاں اس کا آئینے میں عکس یعنی بایاں ہاتھ بھی ملتا ہے۔ گر دائیں آنکھ ہے تو بائیں آنکھ بھی موجود ہونی چاہیے اس کو دائیں بائیں کا توازن یا ہم آہنگی کہتے ہیں لیکن یہ معلوم کرکے بہت تعجب ہوا کہ بعض اوقات قدرت ایک بائیں آنکھ والے جن کا روپ دھار لیتی ہے اور دائیں آنکھ والا جن کہیں دکھائی نہیں دیتا۔ ۱۹۵۷ء میں دو امریکی سائنسدانوں لی اور یانگ کو توازن برقرار رکھنے والے کمزور طاقت کے عوامل کی دریافت کے لئے نوبل انعام دیا گیا۔ یہ وہ دریافت تھی جو سلام نے ان دو سائنسدانوں سے نہ صرف کئی ہفتے پہلے کی تھی بلکہ انہی دو سائنسدانوں کو اور طبیعات کے ایک مہاگرو پروفیسر پالی (PAULI) کو اپنے نتائج سے بھی آگاہ کر دیا تھا سلام کو اس انعام سے محروم کرنے پر لندن ٹائمز نے اُسی دن احتجاج کیا اور مشورہ دیا کہ یہ انعام دو امریکی سائنسدانوں کو سلام کے ساتھ مشترکہ طور پر ملنا چاہیئے تھا سلام کی اپنے حق سے محرومی پر حوصلہ شکنی بالکل نہ ہوئی انہوں نے ایٹم کے بنیادی ذرات میں تناسب اور توازن کے اصولوں کے ذریعے نہایت اہم درجہ بندیاں کیں اور اس شعبے میں بے شمار سائنسدانوں کے ساتھ مشترکہ کام کیا ان میں سے ایک امریکی سائنسدان گیل مین کو ۱۹۶۹ء میں ایٹمی ذرات کی درجہ بندیوں کے لئے نوبل انعام دیا گیا۔ آخر ۱۹۷۹ء میں سلام

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کو نوبل انعام برقی مقناطیسی اور کمزور قوتوں کو یکجا کرنے کے صلے میں ملا۔ یہ دو مختلف قوتوں کا ملاپ اسی اہمیت کا حامل ہے جیسا اب سے سو سے زیادہ سال پہلے دو انگریز سائنسدانوں میکسول اور فیراڈے نے برقی قوت اور مقناطیسی قوت کو ملا کر کیا تھا۔ سلام نے اپنی دریافت سے ایک بے برق رَو کی پیش گوئی کی جسے ۱۹۷۲ء میں تجربات کے ذریعے دریافت کر لیا گیا۔ سلام کی اس تازہ ترین دریافت کے نتائج کا اندازہ اس وقت نہیں کیا جا سکتا۔ ایک اہم نتیجہ تو یہ ہے کہ مادے کی ایک بنیادی اینٹ یعنی پروٹان بھی نیوٹران جیسے ذرات کی طرح تغیر پذیر اور خود بخود ٹوٹنے والا ذرہ ثابت ہوگا۔ دوسرے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ آئین سٹائن کا قدرت کی چار بنیادی قوتوں یعنی کششِ ثقل۔ برقی مقناطیسی، طاقتور اور کمزور قوتوں کو یکجا کرنے اور ایک قالب میں ڈھالنے کے خواب کی تعبیر کی منزل قریب آ چکی ہے۔

کتاب کی جلد اور سبز گرد پوش پر پروفیسر سلام کی تازہ ترین تصویر اور ان کے نوبل ڈپلومہ کا رنگین عکس چھپا ہوا ہے۔ اس کے ساتھ آرٹ پیپر پر بہت حد تک اغلاط سے پاک چھپائی نے کتاب کو بہت دیدہ زیب بنایا ہے۔

تعجب ہے کہ اس میں پروفیسر سلام کی ۸ سے زیادہ تصاویر اور نوبل لکچر کیوں شامل نہیں کیا گیا۔ اس کتاب میں شروع سے آخر تک قرآن حکیم کے حوالہ جات اور آیات کے تراجم پیش کئے گئے ہیں اور تاریخ اسلام میں سائنس کی ترقی کی سنہری صدیوں کی جھلک بڑی خوبصورتی سے پیش کی گئی ہے۔ بہت سے مقامات پر مصنف نے بے حد احتیاط سے کام لیا ہے۔ شروع ہی میں یہ واضح اعلان کر دیا کہ وہ خود سُنی عقیدہ کے مسلمان ہیں۔ کتاب کے سرورق کے ساتھ صوبہ سندھ کے سیکرٹری اطلاعات کا چھپائی کے لئے اجازت نامہ بھی ایک خط کی صورت میں شامل کیا گیا ہے۔ اس کتاب کی موجودہ قیمت عام قاری کے لئے بہت زیادہ ہے۔ یہ امید کی جا سکتی ہے کہ اس کتاب کا اردو عربی ترجمہ اور دوسرا انگریزی ایڈیشن بہت کم قیمت کے ساتھ شائع کیا جائیگا کہ ہر شوق رکھنے والا پاکستانی اسے پڑھنے کے لئے خرید سکے پاکستان کی ہر لائبریری کے لئے چاہے سکول لائبریری ہو یا کالج کی یا یونیورسٹی کی یا پبلک لائبریری یہ کتاب خریدی جانی چاہیئے۔ ملک اور بیرون ملک اس کتاب کی بیحد مقبولیت اور مانگ کی توقع ہے۔ ڈاکٹر غنی پروفیسر سلام کی پہلی مختصر سوانح حیات لکھنے پر مبارکباد کے مستحق ہیں اور ہماری دعا ہے کہ یہ کتاب سرقہ کرنے والے پبلشروں کی دست برد سے محفوظ رہے۔ (نوائے وقت میگزین ۹ اپریل ۱۹۸۲ء صفحہ ۲۰)

حضرت مصلح موعود کی کتب۔ خطبات وغیرہ سے قیمتی، سبق آموز اور غور و فکر پیدا کرنے والے دلچسپ واقعات پیش خدمت ہیں۔ اس سلسلے میں قارئین کی شرکت کا خیر مقدم کیا جائے گا: (ادارہ)

افکارِ عالیہ

میرے اور جنت کے درمیان اس کھجور کے سوا اور ہے ہی کیا؟

جب جنگ بدر کا موقعہ آیا تو صحابہؓ کو یہ احساس نہیں تھا کہ کوئی لڑائی ہونے والی ہے۔ بلکہ خیال یہ تھا کہ ایک قافلہ کی شرارتوں کے سدِّباب کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نکلے ہیں اس لئے کئی صحابہؓ مدینہ میں بیٹھے رہے تھے اور ساتھ نہیں گئے مگر جب اس لشکر کے باہر نکلنے کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ کفار کے لشکر سے بغیر امید کے جنگ ہو گئی اور کئی صحابہ نے قربانی کا بے مثال نمونہ دکھایا تو جو لوگ اس جنگ میں شامل نہیں ہوئے تھے۔ ان کے دلوں میں رشک پیدا ہوا۔ ایسے ہی لوگوں میں سے ایک حضرت انسؓ کے چچا تھے جب کسی مجلس میں جنگ بدر کے کارناموں کا ذکر ہوتا اور شامل ہونے والے صحابہؓ کہتے کہ ہم نے یہ کیا ہم نے وہ کیا تو یہ تو وہ خاموشی سے سُنتے رہتے مگر آخر وہ بول ہی پڑتے اور کہتے تم نے کیا کیا۔ اگر میں ہوتا تو تم کو بتاتا کہ کس طرح لڑا کرتے ہیں صحابہؓ اس بات کو سنتے اور ہنس پڑتے مگر آخر خدا تعالیٰ نے ان کی دعائیں سن لیں اور اُحد کا دن آ گیا اس جنگ میں مسلمانوں کی غفلت سے ایک وقت ایسا آیا کہ اسلامی لشکر تتر بتر ہو گیا اور پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد صرف گیارہ صحابی رہ گئے مسلمانوں کے مقابلہ میں کفار تین ہزار تھے۔ جب دشمن نے دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صرف چند آدمی رہ گئے ہیں تو اس نے یک دم حملہ کر دیا اور کفار کے لشکر کا ایسا ریلا آیا کہ ان گیارہ آدمیوں کے بھی پاؤں اکھڑ گئے حملہ چونکہ سخت تھا رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو زخم آئے اور آپؐ کے خود کا ایک کیل آپؐ کے سر میں گھس گیا اور دندان مبارک بھی ٹوٹ کر گر گئے اور ان زخموں کی تاب نہ لا کر آپؐ بے ہوش ہو کر گڑھے میں گر گئے اس کے بعد آپؐ کے جسم اطہر پر بعض اور صحابہؓ شہید ہو کر گر گئے اور اس طرح آپؐ کا جسم لوگوں کی نگاہ سے چھپ گیا مسلمانوں نے آپؐ کو اِدھر اُدھر تلاش کیا مگر چونکہ آپؐ نظر نہ آئے اس لئے یہ افواہ پھیل گئی کہ رسول کریم شہید ہو گئے ہیں بعد میں جب صحابہ کی لاشیں نکالی گئیں تو رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی نظر آ گئے آپؐ اسوقت صرف بے ہوش تھے مگر بہرحال اس افواہ کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے مسلمانوں کے حواس جاتے رہے بعد میں جب انہیں معلوم ہوا کہ آپؐ زندہ ہیں۔ تو ان کی تکلیف جاتی رہی اور وہ بہت خوش ہو گئے اس جنگ میں چونکہ ابتداء میں مسلمانوں نے فتح حاصل کر لی تھی اس لئے بعض مسلمان اطمینان سے اِدھر اُدھر چلے گئے۔ انہی میں حضرت انسؓ کے چچا بھی تھے۔ وہ ایک طرف آرام سے کھجوریں کھاتے پھرتے تھے کہ اتنے میں انہوں نے دیکھا کہ حضرت عمرؓ ایک پتھر پر بیٹھے ہوئے رو رہے ہیں وہ حضرت عمرؓ کے پاس گئے اور کہا کہ عمرؓ کیا یہ رونے کا وقت ہے یا خوشی منانے کا وقت ہے اللہ تعالیٰ نے اسلام کو فتح دی ہے اور تم رو رہے ہو انہوں نے کہا تمہیں پتہ نہیں بعد میں کیا ہوا۔ وہ کہنے لگے مجھے تو کچھ پتہ نہیں حضرت عمرؓ نے کہا فتح کے بعد دشمن نے پھر حملہ کر دیا۔ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہو گئے ہیں وہ انصاری کھجوریں کھا رہے تھے اور اس وقت ان کے ہاتھ میں آخری کھجور تھی۔ انہوں نے اس کھجور کی طرف دیکھا اور کہا میرے اور جنت کے درمیان اس کھجور کے سوا ہے ہی کیا۔ یہ کہتے ہوئے انہوں نے کھجور کو پھینک دیا اور پھر حضرت عمرؓ سے مخاطب ہو کر کہنے لگے واہ عمر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے ہیں اور تم رو رہے ہو۔ ارے بھائی جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گئے ہیں وہی جگہ ہماری بھی ہے یہ کہا اور تلوار لے کر دشمن پر ٹوٹ پڑے ایک ہاتھ کٹ گیا تو انہوں نے تلوار کو دوسرے ہاتھ میں پکڑ لیا اور دوسرا ہاتھ کٹ گیا تو لاتوں سے انہوں نے دشمن کو مارنا شروع کر دیا اور جب لاتیں بھی کٹ گئیں تو دانتوں سے کاٹنا شروع کر دیا غرض کہ آخری سانس تک وہ دشمن سے لڑائی کرتے رہے بعد میں جب ان کی تلاش کی گئی تو معلوم ہوا کہ دشمن نے ان کے جسم کے ستر ٹکڑے کر دیئے تھے اور وہ پہچانے تک نہیں جاتے تھے۔

(سیر روحانی جلد اوّل صفحہ ۱۳۰ تا ۱۳۱)

(مرسلہ: مکرم مرزا خلیل احمد صاحب قمر — وقفِ جدید۔ ربوہ)

انسانیت

"اخلاق فاضلہ اسی کا نام ہے بغیر کسی غرض و معاوضہ کے خیال سے نوع انسان سے نیکی کی جاوے۔ اسی کا نام انسانیت ہے۔ ادنیٰ صفت انسان کی یہ ہے کہ بدی کا مقابلہ کرنے یا بدی سے درگزر کرنے کی بجائے بدی کرنے والے کے ساتھ نیکی کی جاوے۔ یہ صفت انبیاء کی ہے اور پھر انبیاء کی صحبت میں رہنے والے لوگوں کی ہے اور اس کا اکمل نمونہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین ہیں۔ خدا تعالیٰ ہرگز ضائع نہیں کرتا ان دلوں کو کہ ان میں ہمدردیٔ بنی نوع ہوتی ہے"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۲۹)

نصاب مرکزی تربیتی کلاس ۱۳۶۱ھش / ۱۹۸۲ء

امسال تربیتی کلاس کے نصاب میں حسبِ ذیل کتب رکھی گئی ہیں۔ طلبہ اس کے مطابق مطلوبہ کتب لے کر آئیں۔ مطبوعہ نوٹس اور کتب دفتر خدام الاحمدیہ سے قیمتاً بھی حاصل کی جا سکتی ہیں۔

۱:۔ قرآن کریم :۔ پہلا پارہ با ترجمہ

۲:۔ حدیث :۔ احادیث الاخلاق۔ چہل احادیث

۳:۔ لازمی مطالعہ :۔ کشتی نوح۔ دینی معلومات، شمائلِ احمد، ہمارا رسول۔ ہمارے عقائد۔ اسلام اور آزادیٔ ضمیر۔

(ناظم اعلیٰ تربیتی کلاس)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

برکاتِ دعا کے حصول کا اہم گر

مکرم سید احمد علی شاہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد (مقامی)

قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کی دعاؤں کی برکات کے حصول کا ایک عظیم الشان گر یہ بیان فرمایا گیا ہے۔

خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً تُطَهِّرُهُمْ وَتُزَكِّيْهِمْ بِهَا وَصَلِّ عَلَيْهِمْ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ وَاللّٰهُ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ ۝ (توبہ ع ۱۳)

یعنی اے رسول! ان کے مالوں میں سے صدقہ لے تاکہ تو انہیں پاک کرے اور ان کی ترقی کے سامان مہیا کرے اور ان کے لئے دعائیں بھی کرتا رہ۔ کیونکہ تیری دعا ان کے لئے تسکین کا موجب ہے اور اللہ تیری دعاؤں کو بہت سننے والا اور حالات کو جاننے والا ہے۔

اہل اللہ سے رابطہ کا طریق

اس آیت میں امام کی دعاؤں کے حصول کے لئے رابطہ اور تعلقات کا پیدا کرنا ضروری فرمایا گیا ہے۔ اول امام کی اطاعت اور آپ کے ارشادات پر عمل کرنا۔ دوسرے درخواست دعا اور نذرانہ جیسا کہ سورہ مجادلہ رکوع ۲ میں فرمایا:۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نَاجَيْتُمُ الرَّسُوْلَ فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً ذٰلِكَ خَيْرٌ لَّكُمْ وَاَطْهَرُ فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝

یعنی اے ایماندارو! جب تم رسول سے مشورہ کرنا چاہو تو اپنے مشورہ سے پہلے کچھ صدقہ (نذرانہ) دیا کرو۔ یہ تمہارے لئے اچھا ہوگا اور دل کو پاک کرنے کا موجب ہوگا۔ (مگر یہ حکم الٰہی انہی کے لئے ہے جن کو توفیق ہو) اگر تم کوئی چیز بھی صدقہ (نذرانہ) کے لئے نہ پاؤ تو ڈرو نہیں، اللہ بہت بخشنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے۔

صحیح بخاری جلد چہارم کتاب الدعوات ص۶۷ میں زیر باب هَلْ يُصَلّٰى عَلٰى غَيْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ (کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی اور پر بھی درود بھیجا جا سکتا ہے۔) یہ حدیث درج ہے کہ:۔

"حضرت ابو اوفیٰ رضؓ کے صاحبزادہ فرماتے ہیں کہ جب بھی کوئی شخص آنحضور کی خدمت میں صدقہ پیش کرتا تو آپ اس کے لئے اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلَيْهِ کی دعا فرماتے۔ میرے والد نے بھی جب صدقہ پیش کیا تو آنحضورؐ نے دعا فرمائی۔ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى اٰلِ اَبِيْ اَوْفٰى اے خدا ابو اوفیٰ کے اہل و عیال پر درود یعنی برکتیں اور رحمتیں نازل فرما۔"

مندرجہ بالا آیات اور حدیث نبوی سے ظاہر ہے کہ خدا کے مامورین اور اہل اللہ سے تعلق اور رابطہ پیدا کرنا حصول دعا اور برکات کا اہم ذریعہ ہے۔ اسی لئے حضرت اقدس بانی جماعت احمدیہ نے بیعت کے اشتہار میں یہ تحریر فرمایا:۔

(ا) "مجھ سے بیعت کریں۔۔۔ میری طرف آئیں کہ میں ان کا غمخوار ہوں گا اور ان کا بار ہلکا کرنے کے لئے کوشش کروں گا اور خدا تعالےٰ میری دعا اور میری توجہ میں ان کے لئے برکت دے گا۔"

(اشتہار یکم دسمبر ۱۸۸۹ء بحوالہ مجموعہ اشتہارات جلد اول صفحہ ۱۸۸)

(ب) اور فرمایا:۔

"جو لوگ مجھ سے سچا تعلق رکھتے ہیں وہ اگرچہ ہزار کوس پر بھی ہیں تاہم مجھے لکھتے رہتے ہیں اور دعائیں کرتے رہتے ہیں کہ خدا تعالےٰ انہیں موقعہ دے تا وہ برکات صحبت حاصل کریں۔ مگر افسوس کہ بعض ایسے ہیں کہ میں دیکھتا ہوں کہ قطع نظر ملاقات کے سالہا سال گزر جاتے ہیں کہ ایک کارڈ بھی ان کی طرف سے نہیں آتا۔ اس سے میں سمجھتا ہوں کہ ان کے دل مر گئے ہیں اور ان کے باطن کے چہرہ پر کوئی داغ جذام ہے۔"

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم صفحہ ۵۰۳)

دعائیہ خطوط

اس سے ظاہر ہے کہ اپنے امام کی خدمت میں بذریعہ خطوط دعا کی درخواست اور رابطہ قائم کرنا ازبس ضروری ہے۔ کیونکہ امام کی دعا اور دوسروں کی دعا میں بلحاظ مقبولیت زمین و آسمان کا فرق ہے۔ جیسا کہ سیدنا حضرت مصلح موعود نے مسند خلافت پر فائز ہوتے ہی ۱۲ اپریل ۱۹۱۴ء کو اپنی عزیز جماعت کو اس نکتہ عظیمہ کی طرف یوں متوجہ فرمایا:۔

(ا) "تزکیہ نفوس کے لئے پہلی چیز دعا ہی ہے۔ خدا کے فضل سے میں بہت دعائیں کرتا ہوں اور بہت کرتا ہوں۔ تم بھی دعاؤں سے کام لو۔ خدا تعالےٰ زیادہ توفیق دے۔ یہ بھی یاد رکھو کہ میری اور تمہاری دعاؤں میں فرق ہے۔ جیسے کہ ایک ضلع کے افسر کی رپورٹ کا اور اثر ہوتا ہے۔ لیفٹیننٹ گورنر کا اور اور وائسرائے کا اور۔ اسی طرح اللہ تعالےٰ جب کسی کو منصب خلافت پر سرفراز کرتا ہے تو اس کی دعاؤں کی قبولیت بڑھا دیتا ہے۔ کیونکہ اگر اس کی دعائیں قبول نہ ہوں تو پھر اس کے اپنے انتخاب کی ہتک ہوتی ہے۔ تم میرے لئے دعا کرو کہ مجھے تمہارے لئے زیادہ دعا کی توفیق ملے۔ اور اللہ تعالےٰ ہماری ہر قسم کی سستی دور کر کے چستی پیدا کر دے۔ میں جو دعا کروں گا وہ انشاء اللہ فرداً فرداً ہر شخص کی دعا سے زیادہ طاقت رکھے گی۔"

(منصب خلافت ص۳۲)

(ب) پھر مندرجہ بالا قرآنی نکتہ کی طرف یوں توجہ فرمائی:۔

"پھر دعاؤں کے لئے تعلق کی ضرورت ہے۔ حضرت صاحب (بانی جماعت احمدیہ) کو میں نے دیکھا ہے مگر حضرت۔۔۔۔ (مولانا نورالدین رضؓ) پختہ تھے اور میں خود بھی بچا ہوں۔ حضرت صاحب بعض لوگوں کو کہہ دیا کرتے تھے کہ تم ایک نذر مقرر کرو میں دعا کروں گا۔ یہ طریق محض اس لئے اختیار کرتے تھے کہ تعلق بڑھے۔ اس کے لئے حضرت صاحب نے بارہا ایک حکایت سنائی ہے کہ ایک بزرگ سے کوئی شخص دعا کرانے گیا۔ اس کے مکان کا قبالہ گم ہو گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ میں دعا کروں گا۔ مگر پہلے میرے لئے حلوا لاؤ۔ وہ شخص حیران ہوا مگر دعا کی ضرورت تھی حلوا لینے چلا گیا اور حلوائی کی دوکان سے حلوا لیا۔ وہ جب حلوا ایک کاغذ میں ڈال کر دینے لگا تو وہ چلایا کہ اسکو پھاڑیں نہیں۔ یہ تو میرے مکان کا قبالہ ہے۔ اسی کے لئے وہ دعا کرانا چاہتا تھا۔ غرض وہ حلوا لے کر گیا اور بتایا کہ قبالہ مل گیا ہے تو اس بزرگ نے کہا کہ میری غرض حلوا سے صرف یہ تھی کہ تعلق پیدا ہو۔ غرض دعا کے لئے ایک تعلق کی ضرورت ہے اور میں اس کے لئے اتنا کہتا ہوں کہ خطوط کے ذریعہ یاد دلاتے رہو تاکہ مجھے یاد رہو۔"

(منصب خلافت ص۳۴)

میں نے یعنی راقم الحروف نے خود کئی بزرگوں سے سنا ہے کہ

"اللہ والوں کے پاس جو خالی ہاتھ جاتا ہے وہ خالی واپس آتا ہے۔ اور جو کچھ لے کر جاتا ہے وہ کچھ لے کر واپس آتا ہے۔"

اسی لئے سورۂ مجادلہ میں فَقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيْ نَجْوٰىكُمْ صَدَقَةً کہہ کر نذرانہ کی ہدایت فرمائی گئی ہے۔

مطالعہ کتب خدام الاحمدیہ

ماہ اپریل میں خدام الاحمدیہ کے مطالعہ کے لئے حضرت اقدس کی کتاب کشتی نوح مقرر ہے قائدین کرام سے گذارش ہے کہ وہ یہ کتاب مرکز سے منگوالیں اور خدام سے مطالعہ کروائیں۔

(مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتہائے احمدیہ ضلع سیالکوٹ میں دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام

۱۱ مارچ تا ۱۶ مارچ محترم مولانا فضل الٰہی صاحب انوری (سابق مبلغ نائیجیریا و مغربی جرمنی) ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) ربوہ نے ضلع سیالکوٹ کی جماعتوں کا دورہ کیا۔ ضلع کے چھ مقامات پر تعلیم القرآن وقف عارضی اور مجلس موصیان کے جائزہ کے علاوہ شبینہ اجلاس ہوئے جن میں بیرونی ممالک میں تبلیغ اسلام کے نہایت دلچسپ اور ایمان افروز پروگرام منعقد کئے گئے۔ ان پروگراموں میں مغربی جرمنی، ڈنمارک اور سویڈن میں تبلیغی مساعی کے علاوہ مسجد ناصر گوٹن برگ (سویڈن) کے افتتاح کی تقریب کی متحرک فلم دکھائی گئی۔ اس مسجد کا افتتاح ہمارے محبوب امام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا تھا۔ علاوہ ازیں سلائیڈز کے ذریعہ دنیا کے مختلف ممالک اور براعظموں میں پھیلے ہوئے مشنوں، مساجد، سکولز اور ہسپتالوں کی تصاویر بھی دکھائی گئیں۔ یہ نمائش مندرجہ ذیل مقامات پر ہوئی:۔

۱۔ سمبڑیال۔ ۲۔ سیالکوٹ شہر۔ ۳۔ چونڈہ۔ ۴۔ نارووال۔ ۵۔ کنجروڑ (شکر گڑھ)۔ ۶۔ بدوملہی۔

ان مقامات پر یہ پروگرام بڑی دلچسپی سے دیکھے گئے۔ اور لوگ جوق در جوق پروگرام دیکھنے آئے غیر از جماعت دوست بھی تشریف لائے۔ شامل ہونے والے احباب کی تعداد بالترتیب ۱۵۰، ۲۳۰، ۳۵۰، ۲۰۰، ۷۵۰ اور ۲۵۰ مرد و خواتین اور بچوں پر مشتمل تھی۔ بعض مقامات پر سوال و جواب کا موقع بھی دیا گیا۔ چنانچہ کنجروڑ میں ایک گھنٹہ تک مجلس مذاکرہ کا دلچسپ پروگرام رہا۔ خواتین کے لئے ہر مقام پر پردہ کا انتظام کیا گیا۔ ان پروگراموں کو کامیاب بنانے کے لئے علاوہ مربیان کرام کے مکرم خواجہ ظفر احمد صاحب سیالکوٹ، مکرم مقبول احمد خان صاحب امیر حلقہ شکر گڑھ، خواجہ رفیع الدین صاحب امیر حلقہ بدوملہی، مسعود احمد صاحب بٹ قائد مجلس بدوملہی، مکرم خواجہ قدرت اللہ صاحب بدوملہی اور چوہدری خورشید انور صاحب ایڈووکیٹ امیر حلقہ نارووال کا خصوصی تعاون رہا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ان تمام احباب کو احسن جزا عطا فرمائے اور ان پروگراموں کے اچھے نتائج ظاہر فرمائے۔ آمین۔ (نصر اللہ خان ناصر ایم اے شاہد مربی سلسلہ احمدیہ ضلع سیالکوٹ)

اعلان دار القضاء

مکرمہ رمضان بی بی صاحبہ، سلطان بی بی صاحبہ مسکنہ دار العلوم شرقی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ہمارے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب ولد امام دین صاحب وفات پا گئے ہیں۔ مرحوم کی ذاتی امانت ۳۹۷۱/۱۴۴-۱۱۱ صدر انجمن احمدیہ میں اس وقت مبلغ -/۱۷۹۰ روپے موجود ہیں۔ ہم دونوں بہنوں کے علاوہ مرحوم کا اور کوئی وارث نہیں ہے۔ لہذا استدعا ہے کہ رقم مذکور ہم دونوں بہنوں کو بحصہ مساوی تقسیم کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔

اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم تک اطلاع دی جاوے۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

مصباح کے نمبر حضرت سیدہ منصورہ بیگم کے متعلق اعلان

ماہ مارچ ۸۲ء میں ماہنامہ مصباح کا جو حضرت سیدہ منصورہ بیگم نمبر شائع ہوا تھا، وہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت میں بہت مقبول ہوا۔ چنانچہ معمول سے زیادہ تعداد میں شائع کرنے کے باوجود مانگ پوری نہ ہو سکی۔

اب یہ نمبر دوبارہ شائع ہو رہا ہے۔ جو لجنات اور افراد یہ پرچہ حاصل کرنا چاہتے ہیں وہ فوری طور پر پانچ روپے فی پرچہ کے حساب سے قیمت بھجوا کر پرچہ حاصل کر لیں۔ (مینیجر مصباح ربوہ)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے خاکسار کو ۲۶ مارچ ۱۹۸۲ء بروز جمعہ کو تیسرے لڑکے سے نوازا ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے از راہ شفقت بچہ کا نام وجید احمد تجویز فرمایا ہے۔ نومولود ملک عزیز احمد آف لودھراں حال دار العلوم شرقی کا پوتا اور ملک محمد موسیٰ صاحب سابق سیکرٹری مال جماعت احمدیہ لودھراں کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو لمبی زندگی عطا کرے اور خادم دین بنائے۔ آمین۔

(نعیم احمد طاہر۔ کارکن بیت المال آمد۔ ربوہ)

★ **قائدین حضرات نوٹ فرما دیں کہ اُن کے حلقہ میں کوئی طالب علم اپنی تعلیم ادھوری نہ چھوڑے۔**

(مہتمم امور طلبا)

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے

سادہ زندگی اختیار کرنا کیوں ضروری ہے اس لیے کہ

۱۔ ہم ایسے فالتو اخراجات جنہیں کم کیا جا سکتا ہے کم سے کم کر دیں اور اس طرح دین کی ضرورتوں کے لیے روپیہ بچائیں اور دین کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

۲۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سادہ زندگی کا نمونہ جس حد تک بھی ممکن ہو اپنے اندر پیدا کر کے اللہ تعالیٰ کی رضا کے وارث ہوں۔

اسی سلسلہ میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں۔

"تحریک جدید اسلام کے احیاء کا نام ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ نے جس طرز پر زندگی بسر کی ہم تحریک جدید کے ذریعہ اس کے قریب قریب لوگوں کو لانے کی کوشش کرتے ہیں اس میں کوئی شبہ نہیں کہ آجکل دنیا کے حالات ایسے رنگ میں بدل چکے ہیں کہ ہم اپنی طرز زندگی کی وہی شکل نہیں بنا سکتے جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کی طرز زندگی کی شکل تھی مگر اس کے قریب قریب جس حد تک زمانہ کے حالات ہم کو اجازت دیتے ہیں ہم لوگوں کو لے جانے کی کوشش کرتے رہیں گے اور یہی تحریک جدید کی غرض ہے۔" (قائد تحریک جدید انصار اللہ مرکزیہ)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے درخواستوں کے موصول ہونیکی آخری تاریخ

اس سال جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے امیدوار واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو انشاء اللہ العزیز میٹرک کے نتیجہ کے بعد ہوگا۔ انٹرویو کی معین تاریخ کا اعلان عنقریب الفضل میں کر دیا جائے گا۔ لیکن داخلہ کیلئے درخواستیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ میں پہنچنے کی آخری تاریخ ۳۱ مئی ۱۹۸۲ء ہے۔

اس لئے وقف کر کے جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی خواہش رکھنے والے نوجوان میٹرک کے نتیجہ کا انتظار نہ کریں بلکہ فوری طور پر درخواستیں مقامی جماعت کے امیر یا صدر کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو بھجوا دیں اور پھر میٹرک کے نتیجہ کے فوراً بعد اپنے نتیجہ امتحان کی بھی اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

موصیات کی خصوصی توجہ کیلئے

پاکستان میں خدا کے فضل سے ایک بڑی تعداد موصیات کی ہے سیدنا حضرت اقدس امام جماعت احمدیہ نے ہر موصیہ کے لئے یہ ضروری قرار دیا ہے کہ کم از کم دو بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھائے۔ لجنات سے گزارش ہے کہ وہ موصیات کے ذریعہ تعلیم القرآن کا یہ فریضہ منظم طریق پر پایۂ تکمیل تک پہنچانے کے لئے کوشاں رہیں۔

(سیکرٹری تنظیم موصیات (مرکزیہ)

انعامی مقابلہ مضمون نویسی

امسال مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے اطفال و ناصرات کے لئے مقابلہ مضمون نویسی کا عنوان "سیرت حضرت علیؓ" مقرر کیا گیا ہے۔ اوّل، دوم اور سوم آنے والے مضامین پر -/۲۰۰، -/۱۵۰، اور -/۱۰۰ نقد انعامات مقرر ہے۔

شرائط درج ذیل ہیں۔

- پتہ اور حوالہ جات مکمل اور صاف صاف درج ہونے چاہئیں۔
- مضمون دو ہزار الفاظ سے اڑھائی ہزار الفاظ پر مشتمل ہونا چاہیئے۔
- مضمون ۳۱ جولائی سے قبل ناظم صاحب اطفال اور سیکرٹری صاحبہ ناصرات کی تصدیق سے مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچ جانے چاہئیں۔ (سیکرٹری اشاعت مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

نمایاں کامیابی

میری بہن عزیزہ شگفتہ نسرین بنت داؤد احمد صاحب پشاور نے امسال میڈیکل فیکلٹی صوبہ سرحد کے امتحان میڈیکل ٹیکنیشن کورس ۱۹۸۱ و ۱۹۸۲ء میں ۵۵۲/۶۰۰ نمبر حاصل کر کے صوبہ بھر میں اوّل پوزیشن حاصل کی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ اعزاز اس کے لئے اور ہم سب کے لئے بابرکت کرے اور مزید ترقیات سے نوازے آمین۔

(محمد صادق۔ گفٹ سنٹر باجوہ مارکیٹ گول بازار ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواستِ دُعا

میرے بھائی سید حمید احمد صاحب کینیڈا کے خسر محترم مرزا منظور احمد صاحب آف پشاور پرنسپل گورنمنٹ کالج بنوں آجکل کوئز نرسنگ ہوم راولپنڈی میں زیر علاج ہیں ۲۹ مارچ کو محترم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب نے ان کا ہرنیا کا اپریشن کیا جو کامیاب رہا لیکن یہ سٹیٹ گلینڈز پڑھنے کی وجہ سے بندش پیشاب کی سخت تکلیف رہی جس کے لئے ایک اور اپریشن ہوگا کمزور بہت ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت اور فعال لمبی عمر عطا فرمائے۔ آمین (سیدہ نسیم سعید طفیل روڈ راولپنڈی)

• میرے بہنوئی مقبول احمد اور بھانجے عزیز منصور کو باؤلے کتے نے کاٹ کھایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے اور بداثرات سے محفوظ رکھے آمین۔
(امۃ الحفیظ راحیلہ ایم اے۔ بی ایڈ)

• میری لڑکی بشریٰ بی بی عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہے احباب سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد ابراہیم مغل ویرو والہ ضلع سیالکوٹ)

• عاجز شوگر کا پرانا مریض ہے جس کی وجہ سے دونوں آنکھوں پر اثر پڑا ہے بینائی دن بدن کمزور ہو رہی ہے۔ احباب سے کامل و عاجل صحت اور پریشانیوں کے دور ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔
(مشتاق احمد کریانہ سٹور بین بازار وزیر آباد ضلع گوجرانوالہ)

• مکرم ایم غلام رسول صاحب بھٹی سیکرٹری اصلاح وارشاد جماعت احمدیہ نئی سرروڈ ضلع تھرپارکر (سندھ) عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ ضعیف العمر بھی ہیں جس کی وجہ سے چلنے پھرنے سے معذور ہو گئے ہیں۔ اکثر فم معدہ میں درد اور دورانِ سر کی تکلیف رہتی ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بھٹی صاحب موصوف کو کامل صحت عطا فرمائے۔
(تنویر احمد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ نئی سرروڈ تھرسندھ)

• میرے نواسے عزیزم نصیر احمد کو چند دنوں سے تیز بخار اور پسلیوں میں درد کی شکایت ہے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل صحت عطا فرمائے۔ آمین۔
(چوہدری سلطان احمد گجراتی ۴۱/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

• میری والدہ صاحبہ تقریباً ایک ماہ سے پیٹ میں السر کی وجہ سے سخت بیمار ہیں احباب جماعت سے ان کی کامل شفایابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔
(نسیم احمد ابن چوہدری محمد بوٹا۔ ربوہ)

• خاکسار کی بیوی بشریٰ پروین صاحبہ کی طبیعت چند دنوں سے گردہ میں درد کی وجہ سے ناساز چلی آرہی ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ انہیں کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین (نعیم احمد دارالعلوم غربی ربوہ)

• میرے برادر نسبتی مکرم طاہر احمد شاہ صاحب ولد محمد عبد اللہ شاہ صاحب آف گوجرہ (فیصل آباد) سخت بیمار ہیں اور عباسی شہید ہسپتال کراچی میں زیر علاج ہیں۔ اُن کی کامل صحت یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔
(محمد اشرف کاہلوں ایم۔ اے۔ بی ایڈ دھیرو کے فیصل آباد)

• خاکسار کے والد محترم فیاض محمد خان صاحب عرصہ سے اعصابی کمزوری کا شکار ہیں۔ چلنے پھرنے سے بھی قاصر ہیں۔ اسی طرح خاکسار کی والدہ محترمہ بھی چند یوم سے گردہ کی درد کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہر دو مریضوں کو کامل و عاجل شفا عطا فرمائے۔
(ناصر احمد ریاض خان مکان ۳۹/۱۹ دارالرحمت وسطی ربوہ)

• عاجز سخت مشکلات اور پریشانیوں میں مبتلا ہے اور سخت افسردہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان مشکلات اور پریشانیوں کو دور فرمائے۔ آمین۔
(صوفی محمد ابراہیم غلہ منڈی سرگودھا)

• میرا چھوٹا بیٹا عزیزم خواجہ انوار احمد نشتر میڈیکل کالج ملتان امسال ایم بی بی ایس فائنل کا امتحان دے رہا ہے۔ احباب جماعت عزیز موصوف کی نمایاں کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (خواجہ مشتاق احمد آف کوٹ مومن سرگودھا)

ماہنامہ خالد ۔ ماہنامہ تشحیذ الاذہان ربوہ

ماہ اپریل ۱۹۸۲ء

خریدار و ایجنٹ صاحبان ماہنامہ خالد اور ماہنامہ تشحیذ الاذہان مطلع رہیں کہ ماہِ اپریل ۱۹۸۲ء کے رسائل بعض مجبوریوں کے باعث ۲۰ اپریل ۱۹۸۲ء تک پُرد ڈاک کئے جاسکیں گے۔ براہ کرم دُعا سے ہماری مدد فرمائیں۔
(منیجر ماہنامہ خالد و تشحیذ الاذہان ربوہ)

اعلان نکاح

مورخہ ۲۳ مارچ ۱۹۸۲ء بروز منگل محترم مولوی منیر الدین احمد مربی سلسلہ دارالذکر لاہور نے عزیزم شیخ محمود احمد رشید جونیئر انجینئر (ایلکو فیکٹری) ابن شیخ جمیل احمد رشید صاحب ریونیو آفیسر واپڈا کا نکاح ہمراہ عزیزہ سعیدہ اختر بنت ڈاکٹر لعل دین صاحب (ریٹائرڈ میڈیکل آفیسر) سیالکوٹ کے ساتھ بعوض مبلغ پچیس ہزار روپے بمقام بنگلہ مکرم میجر ملک ضیاء الدین صاحب طفیل روڈ لاہور چھاؤنی پڑھا۔ اور اس کے دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے مبارک اور بابرکت ہونے کے لئے دعا کرائی۔ مجلس نکاح میں بہت سے غیر از جماعت احباب نے بھی شرکت کی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ ہر دو خاندانوں کے لئے مبارک فرمائے اور دولہا دلہن دونوں کو دین و دنیا میں حسنات دارین سے نوازتا رہے، اپنی رضا کی راہوں پر چلائے اور زندگی کے ہر میدان میں کامیاب و کامران رکھے۔ (آمین)

عزیزم شیخ محمود احمد رشید شیخ مسعود احمد صاحب رشید ریٹائرڈ سپرنٹنڈنگ انجینئر انہار کا پوتا ہے اور الحاج خانصاحب شیخ عبد اللہ صاحب مرحوم ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر انڈسٹریز کا نواسہ ہے۔ (بیگم و شیخ جمیل احمد رشید ۱۰۸۷-۸-۱ گلبرگ III لاہور)

ضروری تصحیح

الفضل مورخہ ۸ اپریل میں درخواست دعا کے زیر عنوان ص۷ پر محترمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ کے نام کے بعد غلطی سے شریف احمد شائع ہوگیا ہے اس کی تصحیح فرما کر یوں پڑھا جائے "محترمہ مبارکہ مسعودہ صاحبہ بیگم مکرم چوہدری مبشر احمد صاحب کراچی"۔

۲۔ اس اعلان کے آخر میں اعلان بھجوانے کا نام سہواً شیراز وکیل المال اول تحریک جدید شائع ہوا ہے اس کی تصحیح فرما کر یوں پڑھا جائے شبیر احمد وکیل المال اول تحریک جدید۔
(وکیل المال اول تحریک جدید)

۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء کی اشاعت میں ایک اعلان نکاح مکرم چوہدری سراج الدین صاحب ضلع سیالکوٹ کے بیٹے کا شائع ہوا ہے۔ اس میں غلطی سے ان کے بیٹے کا نام چوہدری احمد طاہر شائع ہوگیا ہے۔ صحیح نام "چوہدری مبشر احمد طاہر" ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں۔ (ادارہ)

اعلان دارالقضاء

مکرمہ مسز ثناء اللہ صاحبہ۔ سکنہ ۱۱۰۔ ڈی بلاک ۲ فیڈرل بی ایریا کراچی نے درخواست دی ہے کہ میرے خاوند مکرم ڈاکٹر محمد ثناء اللہ صاحب وفات پاگئے ہیں۔ مرحوم کے نام ایک پلاٹ رقبہ چار کنال نزد چھنیاں ربوہ الاٹ ہے۔ میرے علاوہ مرحوم کے درج ذیل وارثان بھی ہیں جنہیں پلاٹ رقبہ چار کنال ڈاکٹر بابر ثناء اللہ صاحب کے نام منتقل کئے جانے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔

(۱) مرلیع ثناء اللہ صاحبہ (۲) سہیلا ثناء اللہ صاحبہ (۳) نشاط ثناء اللہ صاحبہ

لہٰذا استدعا ہے کہ پلاٹ رقبہ چار کنال ڈاکٹر بابر ثناء اللہ صاحب کے نام منتقل کرنے کا فیصلہ صادر فرمائیں۔ (ناظم دارالقضاء ربوہ)

قائدین مجالس و اضلاع متوجہ ہوں

خدا تعالیٰ کے فضل اور احسان سے شعبہ تحریک جدید کے تحت ساری دنیا میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچ رہا ہے نیز تحریک جدید کے بڑے بڑے مقاصد قرآن کریم کی اشاعت، مساجد کی تعمیر اور مشن ہاؤسز کا قیام ہے اس لئے پاکستان میں رہنے والے تمام بھائیوں کا اس مہم کے مالی جہاد (دفتر سوم) میں شامل ہونا ضروری ہے۔ امسال ۳۰ ستمبر ۸۲ء اُن مجالس کو جن کے تمام خدام مالی جہاد میں شامل ہوں گے۔ اور کل وعدوں کا ۹۰ فیصد ادا کر چکے ہوں گے سالانہ اجتماع خدام الاحمدیہ مرکزیہ کے موقع پر سندات دی جائیں گی۔ انشاء اللہ۔

لہٰذا ابھی سے کوشش شروع فرما دیں کہ آپ کی مجالس یہ سند فخر حاصل کرے اللہ تعالیٰ آپکو توفیق عطا فرمائے آمین۔ (مہتمم تحریک جدید)

ناظمین اطفال

جائزہ لیں

- کیا آپ اطفال کو ہر ماہ مطالعہ کیلئے مقررہ کتاب کا مطالعہ کرواتے ہیں
- کیا آپ اطفال کو مرکزی امتحانات کی تیاری کروا رہے ہیں۔
- کوئی طفل ایسا تو نہیں جو قرآن کریم ناظرہ نہیں جانتا یا سیکھ نہیں رہا
- کیا ہر طفل اپنی عمر کے لحاظ سے کسی سکول میں داخل ہو کر مادی تعلیم حاصل کر رہا ہے
- آپ گاہے گاہے اس بات کا جائزہ لیتے رہا کریں۔

(سیکرٹری تعلیم مجلس اطفال الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(بقیہ مجلس مشاورت)

صلی اللہ علیہ وسلم نے سب سے بڑھ کر انسانوں سے پیار کیا۔ اپنوں سے بھی اور خود کو دشمن سمجھنے والوں سے بھی۔ حضور نے فرمایا کہ تم بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں اتنا پیار کرو کہ دنیا کا ہر شخص یہ سمجھے کہ دنیا تو ایک دوسرے سے پیار نہیں کرتی لیکن ایک قوم ایسی ہے جو سب سے زیادہ پیار کرنے والی ہے۔ حضور نے اپنے ۱۹۷۰ء کے دورۂ افریقہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ جب میں نے پہلی بار ایک افریقی بچے کو پیار کیا تو وہ لوگ اتنے خوش ہوئے کہ مجمع سے اٹھنے والی خوشی اور پیار کی لہر کی آواز کو میرے کانوں نے سنا۔

حضور ایدہ اللہ نے اپنے خطاب کے آخر میں اپنی حرم محترم حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کا ذکر فرمایا اور ان کے لئے دعا کی تحریک کی۔ حضور نے فرمایا کہ خلافت کے بعد عملاً میرا یہ معمول بن گیا کہ میرے چوبیس گھنٹے جماعت کے لئے وقف ہو گئے۔ قریباً سارے کا سارا دن جماعتی امور کی انجام دہی اور بنی نوع انسان کے لئے اور جماعت کے لئے دعاؤں میں گذرنے لگا۔ میرے لئے یہ بات اس لئے ممکن ہوئی کہ منصورہ بیگم نے میری دیگر ساری ذمہ داریاں خود اٹھا لیں اور مجھے بالکل آزاد کر دیا۔ بعض بعض صورتوں میں وہ میرا ایک منٹ بھی کسی اور کام میں ضائع نہ ہونے دیتیں۔ مجھے کوئی فکر نہ ہوتا تھا۔ کبھی جب میں پوری توجہ سے (بغیر ہاتھ اٹھائے) دعا میں مشغول ہوتا تو دو چار منٹ بالکل خاموش رہتا۔ انہوں نے ایک دفعہ بھی مجھے "ڈسٹرب" (DISTURB) نہیں کیا۔ بعض اوقات وہ اپنے سگے بھائیوں کو بھی مجھ سے ملنے نہیں دیتی تھیں۔ حضور نے فرمایا اب یہ مجھے بڑا دکھ ہے۔ خدا تعالیٰ نے مجھے بڑا صبر کرنے کی بھی توفیق دی۔ چنانچہ میں نے شکر کیا۔ اور شکر کرنے کا پہلا تقاضا یہ تھا کہ میں پورے صبر سے کام لوں۔ چنانچہ میں نے صبر کیا۔ اب میں اس طرح سے چوبیس گھنٹے تو جماعت اور دنیا کے لئے دعاؤں میں صرف نہیں کر سکتا جس کا مجھے دکھ ہے۔ دعا کریں اللہ تعالیٰ اپنا فضل فرمائے اور منصورہ بیگم کے لئے بھی دعائیں کریں۔

آخر میں حضور نے دور دراز علاقوں اور نزدیک سے آئے نمائندگان کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا اللہ تعالیٰ آپ کو خیریت سے واپس لے جائے خیریت سے رکھے۔ آپ کو آپ کی نسل کو خدا تعالیٰ سے زیادہ سے زیادہ پیار کرنے کی توفیق دے۔ خدا تعالیٰ کے پیار کی زیادہ سے زیادہ بلندیاں حاصل کرنے کی توفیق دے۔ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت سے دنیا کا ہر انسان فیض یاب ہو۔ ہر انسان نوعِ انسانی کے لئے آپؐ کا درد سمجھنے والا ہو۔ آپؐ کو برا بھلا نہ کہنے والا ہو۔ اور آپؐ کا نوع انسانی پر احسان پہچاننے والا ہو۔ خدا کرے کہ ہر انسان خدا تعالیٰ کی صداقت کی شناخت کرنے والا ہو۔ اللہ تعالیٰ دنیا کے سارے اندھیرے دور کرے اور ہر انسان اللہ نور السمٰوٰت کے نور سے اپنے دل و دماغ کو منور کرنے والا ہو۔ دنیا کے سارے دکھ دور ہو کر آرام کے سامان پیدا ہوں۔ ساری بدصورتیاں مٹا دی جائیں اور ان کی جگہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا حسن چمکے خدا کرے کہ خدا تعالیٰ کے ساتھ ہمارا تعلق ہر آنے والے دن پہلے سے زیادہ مضبوط ہو۔ خدا تم ہمیں پرے نہ پھینک دے بلکہ ہمیشہ ہی پیار کے ساتھ اپنے فضلوں کا سلوک کرے۔ آمین۔

حضور نے اس کے بعد دعا کروائی اور اس اس طرح سے دن کے قریباً ایک بجے جماعت احمدیہ کی تریسٹھویں مجلس مشاورت اختتام پذیر ہوئی۔

ادائیگی زکوٰۃ تزکیہ نفس کرتی ہے اور اموال کو بڑھاتی ہے۔

گھانا میں جماعت احمدیہ کے ذریعے ہیضہ پر قابو پالیا گیا

امیر صاحب نے اپنی نگرانی میں گھر گھر انجکشن لگوائے

مکرم عبدالوہاب صاحب انچارج مشنری و امیر جماعت احمدیہ گھانا اطلاع دیتے ہیں کہ گھانا کے بعض گاؤں میں ہیضہ کی وبا پھوٹ پڑی۔ اور کئی افراد لقمۂ اجل ہو گئے۔ جب انہیں اس امر کی اطلاع ملی تو جماعت کے قائم کردہ ہسپتالوں کے ذریعہ فوری طور پر طبی امداد کا انتظام کیا۔ احمدیہ ہسپتال سویڈرو کے ڈاکٹر طارق صاحب نے فوری طور پر طلباء و طالبات کو حفظِ ماتقدم کے طور پر ٹیکے لگائے۔ ان کی تحریک پر اکرا سے ڈاکٹر سید غلام مجتبیٰ صاحب نے فوری طور پر ڈاکٹر نصیر احمد صاحب مبشر کو ہیضے کے ٹیکے کافی تعداد میں دے کر بھجوایا۔ امیر صاحب نے اپنی نگرانی میں ڈاکٹر صاحبان کے ساتھ گھر گھر جا کر انجکشن کرائے اس کے علاوہ لندن مشن کو اینٹی کالرا ویکسین بھجوانے کے لئے لکھا۔ گھانا کے ڈائریکٹر جنرل آف میڈیکل سروس کو مل کر بیماری کے سدِباب کے لئے کارروائی کرنے کے لئے کہا اور اپنی نگرانی میں متاثرہ افراد کا علاج کروایا۔ بیماری کے انسداد کے لئے تمام افراد دیہہ کو انجکشن کروائے۔ متاثرہ گاؤں کے ماحول میں سپرے کروایا۔ الحمد للہ ان کوششوں کے نتیجہ میں بیماری پر قابو پالیا گیا۔ اس ہمدردی اور خدمتِ خلق کا بہت نیک اثر ہوا۔ اکرا نو کے چیف کے بھائی کی وفات پر ان سے اظہارِ تعزیت کیلئے گیا تو انہوں نے جماعت کی اس کوشش کا شکریہ ادا کیا۔ قارئین الفضل دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ گھانا کے احباب کو اس بیماری سے نجات عطا فرمائے اور امیر صاحب، ان کے رفقاءِ کار اور ڈاکٹر صاحبان کی ہمدردی بنی نوع انسان کو قبول فرمائے۔

(موصلہ وکالت تبشیر ربوہ)

ولادت

مکرم عبدالرؤف صاحب لودھی کوٹہ کے فرزند ارجمند عزیزم شاہد رؤف کو اللہ تعالیٰ نے ۲۷ اور ۲۸ مارچ ۱۹۸۲ء کی درمیانی شب کو ایک بیٹا عطا فرمایا ہے۔ عزیز موصوف کی بیگم صاحبہ ضلع مظفر گڑھ کے امیر مکرم ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب کی بھانجی ہیں۔ قارئین کرام سے دعا کی خواست ہے کہ اللہ تعالیٰ نومولود کو عمر دراز اور بخت درخشندہ عطا فرماتے ہوئے خادمِ سلسلہ بنائے۔ آمین!

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

کلیرنس سیل

جلد فائدہ اٹھائیے

ہم نے اپنی دوکان پر مندرجہ ذیل ملبوسات میں خصوصی رعایت کی ہے۔ کیمرک پرنٹ۔ لین پرنٹ۔ آئرش لین۔ کرنکل جرسی ہر قسم جلد تشریف لائیے اور فائدہ اٹھائیے۔

فون: ۵۱۷/۵۷۱ خواجہ عبدالمومن

مومن کلاتھ ہاؤس گولبازار ربوہ

70 ایکڑ زمین برائے ٹھیکہ

۱۔ ربوہ سے ملحق ۷۰ ایکڑ اراضی برائے ٹھیکہ ۴ سال وسائل پانی تسلی بخش

۲۔ ضرورت ہے منشی مستعد، محنتی دیانتدار

۳۔ مزارعان دو، بیلدار (ملازم) دو کسی خواہشمند بالمشافہ بات کریں:

فرزند علی ۵/۱۳ غلہ منڈی ربوہ

جائیداد کی خرید و فروخت کیلئے

الحمرا سٹیٹس فون ۳۸۵۲

۶۹۹/A سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں۔ شکریہ۔ منیجر الفضل

ادویاتِ حیوانات

اکسیر اپھارہ - اکسیر سرکن - اکسیر بندش - اکسیر کنار - اکسیر منڈھر - اکسیر واہ - تریاق زہر باد اکسیر ٹک اور دودھ جانوروں کے تھنوں کی - سوزش - ناڑ - گلٹی اور رسولی کی کامیاب ادویات - فی پیکٹ ۲/۵۰ - درجن ۲۲/۵۰ گرس ۲۵۲/-

بونس علاوہ - کیوریٹو میڈیسن گائیڈ مفت

خاص پتے

لاہور - بزی بی کیسٹ ۸ اکرشل بلڈنگ چوک انارکلی مال روڈ لاہور۔

کراچی - ۲/۲۵ بی - ای - سی - ایچ - ایس کراچی نمبر ۲۹

فیصل آباد - شادی میڈیکوز گول چنیوٹ بازار فیصل آباد

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ۔ ربوہ